Digitized by Khilafat Library Rabwah

120

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون ۴۴۹ رجسٹرڈ نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

یوم پیر

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۲۵ پیسے

جلد ۶۴/۲۹	۵ صفر ۱۳۹۵ھ ۔ ۱۷ تبلیغ ۱۳۵۴ہش ۔ ۱۷ فروری ۱۹۷۵ء	نمبر ۳۹

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

کامل راستبازی کیلئے ترکِ شر اور افاضۂ خیر دونوں ضروری ہیں

پورا راستباز انسان تب ہوتا ہے جب بدیوں سے پرہیز کرے اور نیکیاں سنوار کر بجا لائے

"اللہ تعالیٰ بار بار فرماتا ہے (مومن) اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الَّذِیْنَ اتَّقَوْا وَّالَّذِیْنَ ھُمْ مُّحْسِنُوْنَ (کے مصداق) بھی ہوں متقی کے معنی ہیں ڈرنے والا۔ ایک ترکِ شر ہوتا ہے اور ایک افاضۂ خیر متقی ترکِ شر کا مفہوم اپنے اندر رکھتا ہے اور محسن افاضۂ خیر کو چاہتا ہے۔ مَیں نے اس کے متعلق ایک حکایت پڑھی ہے کہ ایک بزرگ نے کسی کی دعوت کی اور اپنی طرف سے مہمان نوازی کا پورا اہتمام کیا اور حق ادا کیا جب وہ کھانا کھا چکے تو بزرگ نے بڑے انکسار سے کہا کہ مَیں آپ کے لائق خدمت نہیں کر سکا۔ مہمان نے کہا کہ آپ نے مجھ پر کوئی احسان نہیں کیا بلکہ مَیں نے احسان کیا ہے کیونکہ جس وقت تم مصروف تھے مَیں تمہاری املاک کو آگ لگا دیتا تو کیا ہوتا۔ غرض متقی کا کام یہ ہے کہ بُرائیوں سے باز آوے۔ اس سے آگے دوسرا درجہ افاضۂ خیر کا ہے جس کو یہاں محسنون کے لفظ سے ادا کیا گیا ہے کہ نیکیاں بھی کرے۔ پورا راستباز انسان تب ہوتا ہے جب بدیوں سے پرہیز کر کے یہ مطالعہ کرے کہ نیکی کونسی کی ہے؟

(ملفوظات جلد اوّل صفحہ ۱۷۹)

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۱۷ تبلیغ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع یہ ہے کہ:-

کل مسوڑھوں میں سوزش کی تکلیف رہی اور کچھ چکر بھی آتے رہے

احبابِ جماعت حضور ایدہ اللہ کی صحت و عافیت کے لئے خاص توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

ربوہ ۱۷ تبلیغ۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے پہلے سے بہتر ہے البتہ محترم نواب محمد احمد خان صاحب کی طبیعت پھر کچھ خراب ہے۔ احبابِ جماعت حضرت سیدہ مدظلہا کی صحت و عافیت کے ساتھ ساتھ محترم نواب محمد احمد خان صاحب کی صحتِ کاملہ و عاجلہ کے لئے بھی درد و الحاح سے دعائیں کرتے رہیں۔

میرے بڑے بھائی محترم ملک غلام فرید صاحب ایم۔ اے عرصہ سے بیمار چلے آ رہے ہیں اور بہت کمزور ہو گئے ہیں۔ احبابِ جماعت سے دردمندانہ دعا کی درخواست ہے۔

(ملک عبد الرحیم۔ ربوہ)

مکرم محمد شفیع صاحب اشرف نے جاکرتا سے اطلاع دی ہے کہ وہ آنکھوں میں تکلیف اور شوگر کی وجہ سے بیمار ہیں۔ احبابِ جماعت سے ان کی کامل شفایابی کے لئے درخواستِ دعا ہے۔

(وکالتِ تبشیر)

ربوہ۔ مکرم منشی محمد اسمٰعیل صاحب کاتب الفضل کی اہلیہ محترمہ گزشتہ کئی روز سے بہت بیمار ہیں۔ اگرچہ بخار اُتر گیا ہے لیکن کمزوری بہت زیادہ ہے۔ احبابِ جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین۔

جماعت احمدیہ کی مجلس مشاورت

اور

امراء اضلاع کی خدمت میں ضروری گذارش

مجلس مشاورت منعقدہ مارچ ۱۹۷۳ء میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے یہ فیصلہ فرمایا تھا کہ

"۲۵ فیصد ایسے متبادل دوست (بذریعہ انتخاب) رکھے جائیں جو زائر کی حیثیت میں یہاں آئیں۔ غیر حاضر نمائندگان کی جگہ ان زائرین میں سے انتخاب کر کے تعداد پوری کر لی جائے"

امراء اضلاع کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ اس فیصلہ کی روشنی میں ایسے منتخب زائرین کے اسماء ۱۰ مارچ ۱۹۷۵ء تک بھجوا کر ممنون فرماویں نیز احباب جن جماعتوں کو (مجلس مشاورت ۱۹۷۵ء کے لئے) نمائندگی کا حق دیا جا رہا ہو ان کی اطلاعات بھی ۲۸ فروری تک بھجوا دی جائیں۔

محبوب عالم خالد
سیکرٹری مجلس مشاورت

پبلشر: مسعود احمد ۔ پرنٹر: سید عبد الحی ۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ۔ مقامِ اشاعت: دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۷ ر تبلیغ ۱۳۵۴ ہش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دونوں جہانوں میں سُرخرو قرار پانیوالے

جیساکہ ہم قبل ازیں واضح کر چکے ہیں اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں اس امر کو بار بار بیان فرمایا ہے کہ جو لوگ دنیا کے طالب ہوتے ہیں اللہ تعالیٰ انہیں دنیا کا مال و متاع عطا کر دیتا ہے برخلاف اس کے جو لوگ آخرت کے طلبگار ہوتے ہیں اللہ تعالیٰ انہیں آخرت کا بہترین بدلہ دیدیتا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:-

مَنْ كَانَ يُرِيْدُ حَرْثَ الْاٰخِرَةِ نَزِدْ لَهٗ فِيْ حَرْثِهٖ ۚ وَمَنْ كَانَ يُرِيْدُ حَرْثَ الدُّنْيَا نُؤْتِهٖ مِنْهَا وَمَا لَهٗ فِي الْاٰخِرَةِ مِنْ نَّصِيْبٍ ۝ (الشوریٰ آیت ۲۱)

ترجمہ:- جو کوئی آخرت کی کھیتی چاہتا ہے ہم اُس کی (آخرت کی) کھیتی کو اُس کے لئے بڑھاتے چلے جاتے ہیں۔ اور جو کوئی اس دنیا کی کھیتی چاہتا ہے ہم اسکو اس (دنیا کی کھیتی) میں سے اس کا حصہ دے دیتے ہیں (یعنی دنیا کا مال و متاع اسے مل جاتا ہے) اور آخرت میں اس کا کوئی حصہ نہیں ہوتا۔

یُوں تو اس آیت میں یہی بتایا گیا ہے کہ دنیا کے طلبگار کو دُنیا مل جاتی ہے اور آخرت کے طالب کو آخرت کا بہترین بدلہ عطا کیا جاتا ہے اور اس طرح دونوں میں سے ہر ایک اپنی اپنی مراد پالیتا ہے لیکن اگر دیکھا جائے تو دونوں کی مراد یابی میں زمین و آسمان کا فرق ہے کیونکہ دنیا کمانے والے کو آخرت کا اجر نہیں ملتا جبکہ آخرت کمانے والے کے متعلق اللہ تعالیٰ نے یہ نہیں فرمایا کہ اسے دنیا کے مال و متاع میں سے کچھ نہیں دیا جاتا۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ جو دنیا طلبی سے بے نیاز ہو کر صرف آخرت کی بھلائی چاہتے ہیں اللہ تعالیٰ انہیں دونوں جہانوں کی بھلائی سے نوازتا ہے جبکہ دُنیا کے طلبگار کو صرف دنیا ہی ملتی ہے اور آخرت کے اجر میں سے اسے کچھ بھی نہیں ملتا اور اس طرح وہ سراسر خسارہ میں رہتا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ دنیا کے طلبگاروں کی بدنصیبی اور محرومی کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:-

مَنْ كَانَ يُرِيْدُ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا وَزِيْنَتَهَا نُوَفِّ اِلَيْهِمْ اَعْمَالَهُمْ فِيْهَا وَهُمْ فِيْهَا لَا يُبْخَسُوْنَ ۝ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ لَيْسَ لَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ اِلَّا النَّارُ وَحَبِطَ مَا صَنَعُوْا فِيْهَا وَبٰطِلٌ مَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝ (ھود آیات ۱۶، ۱۷)

ترجمہ:- جو لوگ اِس ورلی زندگی (کے سامان) اور اس کی زینت کو (اپنا) مقصود بنائیں گے انہیں ہم اُن کے اعمال (کے پھل) اِسی (زندگی) میں پورے پُورے دے دیں گے اور انہیں اِس میں سے کم نہیں دیا جائے گا۔ یہی وہ لوگ ہیں جن کے لئے آخرت میں (دوزخ کی) آگ کے سوا اور کچھ نہیں ہوگا۔ اور جو کچھ انہوں نے اِس (ورلی زندگی) کی خاطر کیا ہوگا۔ وہ اُس (آخرت) میں بالکل بے سُود ہو جائے گا اور جو کچھ وہ کرتے رہے ہوں گے وہ تباہ ہو جائیگا۔

برخلاف اِس کے اللہ تعالیٰ نے آخرت کے طلبگاروں کے متعلق یہ نہیں فرمایا کہ وہ دنیا اور اس کی نعمتوں سے محروم رہیں گے بلکہ فرمایا یہ ہے کہ:-

وَمَنْ اَرَادَ الْاٰخِرَةَ وَسَعٰى لَهَا سَعْيَهَا وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَاُولٰٓئِكَ كَانَ سَعْيُهُمْ مَّشْكُوْرًا ۝ (بنی اسرائیل آیت ۲۰)

ترجمہ:- اور جن لوگوں نے ایمان کی حالت میں آخرت کی خواہش کی اور اس کے لئے اس کے مطابق کوشش بھی کی ایسے ہی لوگ ہیں جن کی کوشش کی قدر کی جائے گی۔

وہ قدر یہی ہے کہ آخرت کی خواہش کرنے اور اس کے لئے اس کے مطابق کوشش کرنے والوں کو دُنیا اور آخرت دونوں جہانوں کے انعاموں اور اس کی نعمتوں سے نوازا جائیگا اسی لئے فرمایا:-

وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ جَنَّتٰنِ ۝ (الرحمٰن آیت ۴۷)

ترجمہ:- اور جو شخص اپنے ربّ کی شان سے ڈرتا ہے (یعنی تقویٰ اختیار کرتا، اگلے جہان کی زندگی پہ کامل یقین رکھتا اور اس کے لئے پوری پوری تیاری کرتا ہے) اس کے لئے دو جنتیں مقرر ہیں (دنیوی بھی اور اخروی بھی)۔

اس سے ظاہر ہے کہ دنیا اور اس کی زینتوں کو اہمیّت نہ دیتے ہوئے خالصۃً آخرت کو اپنا منتہائے مقصود بنانے اور اس کے حصول کے لئے پُوری ہمت اور طاقت سے کوشش کرنے والے سراسر فائدے میں رہتے ہیں کیونکہ ان کے لئے اِس دُنیا کی زندگی کو بھی جنّت بنا دیا جاتا ہے اور اگلے جہان کی جنت بھی ان کے لئے مقدر کر دی جاتی ہے اِس طرح دنیا اور آخرت دونوں جہانوں کی بھلائی اُن کے حصہ میں آتی ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ آخرت کو اپنا منتہائے مقصود بنانے اور اس کے لئے مقدور بھر کوشش سے دریغ نہ کرنے والوں کی خوش نصیبی کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:-

وَكَاَيِّنْ مِّنْ نَّبِيٍّ قٰتَلَ مَعَهٗ رِبِّيُّوْنَ كَثِيْرٌ ۚ فَمَا وَهَنُوْا لِمَآ اَصَابَهُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَمَا ضَعُفُوْا وَمَا اسْتَكَانُوْا ۭ وَاللّٰهُ يُحِبُّ الصّٰبِرِيْنَ ۝ وَمَا كَانَ قَوْلَهُمْ اِلَّآ اَنْ قَالُوْا رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَاِسْرَافَنَا فِيْٓ اَمْرِنَا وَثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَي الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ۝ فَاٰتٰىهُمُ اللّٰهُ ثَوَابَ الدُّنْيَا وَحُسْنَ ثَوَابِ الْاٰخِرَةِ ۭ وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ ۝ (آلِ عمران آیات ۱۴۷ تا ۱۴۹)

ترجمہ:- اور بہت سے نبی ایسے گزرے ہیں جن کے ساتھ ہو کر ان کی جماعت کے بہت سے لوگوں نے جنگ کی۔ پھر نہ تو وہ اس (تکلیف) کی وجہ سے جو انہیں اللہ کی راہ میں پہنچی تھی سُست ہوئے اور نہ کمزوری دکھائی اور نہ انہوں نے (دشمنوں کے سامنے) تذلّل اختیار کیا اور اللہ صبر کرنے والوں سے محبت کرتا ہے۔ اور سوائے اس بات کے انہوں نے کچھ بھی نہ کہا کہ اے ہمارے ربّ! ہمارے قصور (یعنی کوتاہیاں) اور ہمارے اعمال میں ہماری زیادتیاں ہمیں معاف کر اور ہمارے قدموں کو مضبوط کر اور کافروں کے خلاف ہماری مدد کر۔ اس پر اللہ نے انہیں دنیا کا بدلہ بھی اور آخرت کا بہترین بدلہ بھی دیا اور اللہ محسنوں سے محبت کرتا ہے۔

چونکہ آخرت کو اپنا منتہائے مقصود بنانے اور اس کے حصول کے لئے پوری ہمت اور پُوری طاقت سے کوشش کرنے کے نتیجہ میں دونوں جہانوں کی بھلائی اور سُرخروئی نصیب ہوتی ہے اِسی لئے اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو یہ دُعا سکھلائی ہے کہ:-

رَبَّنَآ اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ ۝ (البقرہ آیت ۲۰۲)

ترجمہ:- اے ہمارے ربّ! ہمیں اِس دنیا کا حسنہ بھی عطا فرما اور آخرت کے حسنہ سے بھی نواز اور ہمیں آگ کے عذاب سے بچا۔

الغرض آخرت کو اپنا مقصود بنانے، اس کے حصول کے لئے پُوری کوشش کرنے اور دُعائیں مانگنے کے نتیجہ میں ایک مومن کی صرف عاقبت ہی نہیں سنورتی بلکہ دُنیا بھی سنورتی ہے اور اِس طرح دونوں جہانوں کی سرخروئی نصیب ہوتی ہے جبکہ آخرت کو فراموش کرتے ہوئے دُنیا طلبی کے نتیجہ میں صرف دُنیا ہی ملتی ہے جس کا انجام آخرت کی بھلائی اور سُرخروئی سے یکسر محرومی کی شکل میں ظاہر ہوتا ہے۔ اِس لحاظ سے اگر دیکھا جائے تو خوش نصیب ہیں وہ مومن جو آخرت کو اپنا مقصود بنا کر دونوں جہانوں میں بے اندازہ نفع کماتے اور سُرخروئی حاصل کرتے ہیں اور لائق صد ماتم ہے ان لوگوں کی بدنصیبی جو محض دنیا طلبی کو اپنا مطمحِ نظر بنا کر خسران مبین میں مبتلا ہوتے ہیں اور آخرت میں رُوسیاہی کے سوا اور کچھ اُن کے حصّہ میں نہیں آتا۔

121

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ذکرِ حبیب

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مسلمانانِ عالم سے ہمدردی اور اعزاز سے معمور طرزِ تخاطب

(محترم مولانا نور محمد صاحب نسیم سیفی سابق رئیس التبلیغ مغربی افریقہ)

(۴)

"آلِ محمد" کے متعلق حضور کا یہ فارسی مصرع بھی قابلِ غور ہے حضور فرماتے ہیں:۔

"حاکم تست اگرچہ آلِ محمد است"

مسلمان اخبار نویسوں کو آپ نے ایک خط تحریر فرمایا۔ ذرا وہ ملاحظہ فرمائیں حضور نے تحریر فرمایا:۔

التماس بخدمت صاحبانِ اخبار۔ ہم اسلام کے سچے ہمدرد اور شریف اہلِ اسلام ایڈیٹران اخبار کی ہمتوں سے امید رکھتے ہیں کہ اس خط کو اپنے اپنے اخبار میں چھاپ کر ثواب حاصل کریں۔"

(مجموعہ اشتہارات جلد دوم صفحہ ۱۸۱)

جمعہ کی تعطیل کا سوال پیدا ہوا تو حضور علیہ السلام نے مسلمانوں کا پورا پورا ساتھ دیا شہرت پسند لوگوں کا جو طریق ہے کہ ہر کام میں اپنے نام کی سب سے زیادہ اہمیت مدنظر ہوتی ہے حضور کا طریق کار اس سے مختلف تھا اور زیادہ مؤثر بھی۔ تعطیل کے متعلق حضور کی عبارت ملاحظہ فرمائیں۔

"جمعہ کی تعطیل

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ امابعد اے برادرانِ دین و غمخوارانِ شرع متین آپ کو معلوم ہوگا کہ میں نے پہلے اس سے محض ہمدردی دین اسلام کی نیت سے گورنمنٹ میں ایک عرضداشت مسلمانوں کی طرف سے بھیجنے کی تجویز کی تھی اور یہ چاہا تھا کہ جو مخالفوں کی طرف سے تحقیر اور توہین ہمارے سید و مولیٰ خاتم الانبیاء محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی ہو رہی ہے اور نا خدا اس مخالف انواع اقسام کی بے جا تہمتیں اور بے اصل بہتان اس سید المعصومین پر لگا رہے ہیں اور سب و شتم اور سخت زبانی کو انتہا تک پہنچا دیا ہے اس کے روکنے کے لئے کوئی احسن انتظام ہو جائے یہ انتظام ایسا تھا کہ نہ صرف اسلام کو مفید تھا بلکہ ہر ایک گروہ اس سے فائدہ اٹھا سکتا تھا اور اسی سرگرمی سے یہ اشتہار شائع کئے گئے کہ چند روز میں پانچ ہزار سے کچھ زیادہ مسلمانوں کے دستخط ہو کر میرے پاس پہنچ گئے چنانچہ دو ہزار پچھتر دستخط کا ہونا تو میں پہلے ہی شائع کر چکا ہوں اور بعد میں جو دستخط پہنچے ان کے ملانے سے پانچ ہزار کی نوبت پہنچی اور مجھے یقین تھا کہ اگر یہ کام دو ماہ تک بھی ہمارے ہاتھ میں رہتا تو پچاس ہزار یا ساٹھ ہزار تک بڑی آسانی سے عرضداشت پر مسلمانوں کے دستخط ہو جاتے اور تین چار ماہ تک یقینی اور قطعی امر تھا کہ ایک لاکھ معزز مسلمانوں کے دستخط ہو کر درخواست گورنمنٹ کی خدمت میں روانہ کیا جاتا۔"

(مجموعہ اشتہارات جلد دوم صفحہ ۲۱۶-۲۱۷)

اسی سلسلہ میں حضور علیہ السلام نے مزید فرمایا:۔

"اس لئے ضرورت ہے کہ ہر ایک مسلمان گورنمنٹ سے اس حق کے طلب کرنے کے لئے اس درخواست پر دستخط کرے جو اس غرض سے گورنمنٹ میں بھیجی جائیگی جس کی ایک نقل آپ کی خدمت میں بھیجی جاتی ہے اور یاد رکھیں کہ یہ نہایت مبارک کام ہے اور اس کے فوائد میں سے ایک یہ بھی ہوگا کہ جمعہ کی تعطیل سے نماز کی طرف مسلمانوں کو ایک خاص توجہ پیدا ہو جائیگی اور کروڑہا نئے آدمی مساجد میں داخل ہو کر تمام ملک کی مساجد کو آباد کریں گے۔ اسلامی شوکت بھی ظاہر ہوگی اور بہت سے ایسے نیک نتیجے نکلیں گے جن کی تحریر مبسوط بیان کو چاہتی ہے" (مجموعہ اشتہار جلد دوم صفحہ ۲۲۱)

ایک طرف حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا جملہ مسلمانوں سے یہ سلوک اور دوسری طرف مسلمانوں کے فتاویٰ تکفیر۔ اور سب و شتم۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جو اشتہار مباہلہ دیا اس سے یہ بات عیاں ہوتی ہے کہ مسلمانوں نے مخالفت میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھی تھی۔ اشتہار مباہلہ کی چند سطریں بھی ملاحظہ فرمائیں حقیقت یہ ہے کہ جو کچھ علماء فقراء اور سجادہ نشینوں نے کہا تھا وہ اس قابل نہیں کہ اسے زبان پر لایا جائے اس کا اندازہ بطرف اُسی سے لگایا جا سکتا ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس اشتہار مباہلہ میں تحریر فرمایا ہے یا اپنی کتب میں بعض دوسرے جگہوں پر۔ اخلاق سے گر کر انسان کیسے تاریک گڑھے میں جا پڑتا ہے اور اندھی مخالفت میں کیسی کیسی حرکتیں کرتا ہے اور کیسے کیسے الفاظ منہ پر لاتا ہے۔ یہ اُن دنوں کے علماء کرام کی ایسی تحریروں سے پتہ چلتا ہے جو حضور کے خلاف لکھی گئیں۔ اب اشتہار مباہلہ کی عبارت کا ایک حصہ ملاحظہ فرمائیں۔

"بغرض دعوت آں مسلمان مولویوں کے جو اس عاجز کو کافر اور کذاب اور مفتری اور دجال اور جہنمی قرار دیتے ہیں۔

رَبَّنَا افْتَحْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ قَوْمِنَا بِالْحَقِّ وَأَنْتَ خَيْرُ الْفَاتِحِينَ۔

اے ہمارے خدا ہم میں اور ہماری قوم میں سچا فیصلہ کر دے اور تو سب فیصلہ کرنے والوں سے بہتر ہے۔

چونکہ علماء پنجاب اور ہندوستان کی طرف سے فتنہ تکفیر و تکذیب حد سے زیادہ گذر گیا ہے اور نہ فقط علماء بلکہ فقراء اور سجادہ نشین بھی اس عاجز کے کافر اور کاذب ٹھہرانے میں مولویوں کی ہاں میں ہاں ملا رہے ہیں اور ایسا ہی ان مولویوں کے اغوا سے ہزارہا ایسے لوگ پائے جاتے ہیں کہ وہ ہمیں نصاریٰ اور یہود اور ہنود سے بھی اکفر سمجھتے ہیں . . . . یہ سراسر افتراء ہے کہ ہماری طرف یہ باتیں منسوب کرتے ہیں کہ گویا ہمیں معجزات انبیاء علیہم السلام سے انکار ہے یا ہم خود دعویٰ نبوت کرتے ہیں یا نعوذ باللہ حضرت سید المرسلین محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو خاتم الانبیاء نہیں سمجھتے یا ملائک سے انکاری یا حشر و نشر وغیرہ اصول عقائد اسلامی سے منکر ہیں یا صوم صلوٰۃ وغیرہ ارکان اسلام کو نظر استخفاف سے دیکھتے یا غیر ضروری سمجھتے ہیں نہیں بلکہ خدا تعالےٰ گواہ ہے کہ ہم ان سب باتوں کے قائل ہیں اور ان عقائد اور ان اعمال کے منکروں کو ملعون اور خسر الدنیا والآخرۃ یقین رکھتے ہیں۔"

(مجموعہ اشتہارات جلد دوم صفحہ ۲۵۵)

اس اشتہار میں حضور نے فرمایا:۔

"اب اے مخالف مولویو اور سجادہ نشینو! یہ نزاع ہم میں اور تم میں حد سے زیادہ بڑھ گئی ہے اور اگرچہ یہ جماعت بہ نسبت تمہاری جماعتوں کے تھوڑی سی اور فئہ قلیلہ ہے اور شاید اس وقت تک چار ہزار یا پانچ ہزار سے زیادہ نہیں ہوگی تاہم یقیناً سمجھو کہ یہ خدا کے ہاتھ کا لگایا ہوا پودا ہے خدا اس کو ہرگز ضائع نہیں کرے گا۔ وہ راضی نہیں ہوگا جب تک کہ اس کو کمال تک نہ پہنچاوے اور وہ اس کی آبپاشی کرے گا اور اس کے گرد احاطہ بنائے گا اور تعجب انگیز ترقیات دیگا کیا تم نے کچھ کم زور لگایا۔ پس اگر یہ انسان کا کام ہوتا تو کبھی کا یہ درخت کاٹا جاتا اور اس کا نام و نشان باقی نہ رہتا۔"

(صفحہ ۲۸۱-۲۸۲)

ایک مامور من اللہ ہی اس یقین کے ساتھ اپنی اور اپنی جماعت کی ترقیات کا ذکر کر سکتا ہے اور اس بات کو تحدی کے ساتھ پیش کر سکتا ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

121

کہ اگر اُس کا سلسلہ خدا کی طرف سے نہ ہوتا تو تباہ و برباد ہو جاتا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے تو اس تحدّی کو پیش کرنے کے لئے یہ دعا بھی فرمائی کہ اے خدا اگر تیری نظر میں میں مفتری ہوں تو تو میرے کاروبار کو تباہ کر دے اور میرے دشمنوں کو خوش کر دے لیکن یہ الٰہی سلسلہ ترقی کرتا چلا گیا ترقی کر رہا ہے۔ اور ترقی کرتا جائے گا۔ نہ کوئی پہلے اس کا کچھ بگاڑ سکا ہے اور نہ اب بگاڑ سکے گا۔ الزام تراشیاں ہوتی رہتی ہیں اور ہوتی رہیں گی لیکن اللہ تعالیٰ ان باتوں کو ہوا کے ذرّوں کی طرح اُڑا کر رکھ دے گا۔

آپ حضرات نے ملاحظہ فرمالیا ہے کہ حضور نے کس طرح اپنے متعلق عاجزی اور انکسار کا اظہار فرمایا اور دوسروں کا اعزاز کیا۔ حتیٰ کہ مخالف کو بھی عزت کے لقب سے یاد کیا انہیں مسلمان۔ مومن بزرگ۔ بزرگوں کا گروہ۔ دانشمند و سلام کے سچے نجیب۔ مومنوں کے آثار باقیہ نیک لوگوں کی ذریت۔ قوم کے منتخب لوگ بزرگان دین اور عباد اللہ الصالحین کے الفاظ سے یاد فرمایا لیکن اس کے باوجود لوگوں نے اپنا کم ظرفی کا ثبوت دیتے ہوئے حضور پر الزام لگایا کہ حضور نے ان کے متعلق سخت الفاظ استعمال فرمائے ہیں۔ اس سلسلہ میں حضور فرماتے ہیں :۔

"ذرا سوچو کہ قرآن کریم میں کیا حکم ہے کیا یہ ہے کہ ہم اسلام کی توہین کو چپکے سے سنتے جائیں کیا یہ ایمان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو گالیاں نکالی جائیں اور ہم خاموش رہیں ہم نے برسوں تک خاموش رہ کر بھی دیکھا ہم دکھ دئے گئے اور صبر کرتے رہے مگر پھر بھی ہمارے بدگمان دشمن باز نہ آئے۔"

مجموعہ اشتہارات جلد دوم صفحہ ۲۱۵

یہ تو تھا غیر مسلموں کے متعلق مسلمانوں کے متعلق حضور نے فرمایا

"معترض اعتراض کرنے والے اپنے اعتراضوں کے وقت یہ نہیں سوچتے کہ جس شخص نے مسیح موعود کا دعویٰ کیا ہے وہ تو وہ شخص ہے جس کی نسبت خدا تعالیٰ کی طرف سے یہ اعزاز اور اکرام کے الہامات ہیں اور جس کو آنحضرت آپ عزت دیتے ہیں اور فرماتے ہیں کہ کیسی خوش قسمت ہے وہ امت جس کے اول میں بھی رسول اور آخر میں مسیح موعود ہے اور حدیثوں سے صاف طور پر ثابت ہے کہ اگرچہ وہ ایک شخص امت میں سے ہے مگر انبیاء کی اس میں شان ہے۔"

(اربعین نمبر ۲ صفحہ ۲۲)

جب کسی نے اعتراض کیا کہ ارکان سلطان روم کی نسبت نامناسب الفاظ استعمال کئے گئے ہیں تو حضور نے فرمایا کہ اگر لوگ مسیح موعود کے درجے سے واقف ہوں تو انہیں معلوم ہو جائے کہ سلطان روم جو ایک دنیاوی بادشاہ ہے اُس کی تو مسیح موعود کے سامنے کچھ حیثیت ہی نہیں ہے دنیادارالعمل کا دنیادارالعمل سے مقابلہ تو کیا جا سکتا ہے لیکن روحانی لوگوں سے انہیں کیا نسبت اور پھر روحانی شخص بھی ایسا جسے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے خود سلام بھیجا ہو اور جس کے متعلق یہ فرمایا ہو کہ وہ آسمان سے ایمان کو واپس لائیگا اور اسلام کی تر و تازگی کا باعث ہوگا دین کو زندہ کریگا اور شریعت کو مستحکم۔ حضور کے اپنے الفاظ میں اعتراض کا جواب سنئے

"رہی یہ بات کہ سلطان روم خلیفۃ المومنین ہے اسکے ارکان کی نسبت ایسے سوء ادب کے الفاظ منہ پر لانا بیباکی اور گستاخی میں داخل ہے سو یہ سراسر ناسمجھی ہے اور درحقیقت جو شخص مجھے ایک کافر دجال اور کاذب خیال کرتا ہے وہ بے شک میری اس تقریر سے سخت ناراض ہوگا جو میں نے اشتہار ۱۵ مئی ۱۸۹۷ء میں شائع کی ہے لیکن میں پوچھتا ہوں کہ ذرہ اپنے دلوں میں فرض کر لو اگر یہ تقریر اس شخص کی طرف سے ہے جو خدا تعالیٰ کی طرف سے تیرہ سو برس کے وعدہ کے موافق مسیح موعود ہو کر آیا ہے اور خدا کا نائب ہے جس کو نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے سلام کہا ہے تو سلطان روم کی عظمت کو اُسکے مقابل یاد کرنا اور اس کی عظمت کو بالکل بھلا دینا بے ایمانی ہے یا نہیں۔ جن دلوں پر خدا کی لعنت ہے انکا تو کچھ علاج نہیں لیکن عقلمند اور ایماندار جانتے ہیں کہ ایسے شخص کے ساتھ جس کو خدا آسمانی خلافت دیکر ایک عظیم الشان کام کیلئے بھیجا ہے سلطان روم کے ایک ظاہری عہدہ دار کو کیا نسبت ہے۔"

(اشتہارات جلد ۳ صفحہ ۲۳۲/۲۳۳)

اس حقیقت کے باوجود کہ دنیاوی وجاہتوں کی روحانی بلندیوں کے سامنے کوئی وقعت نہیں نہ صرف حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے خود گالیاں سن کر دعائیں دیں اور دکھ پاکر آرام پہنچایا بلکہ اپنی جماعت کو نصیحت کے طور پر بلکہ وصیت کے طور پر فرمایا کہ گالیاں سنکر دعائیں دیں دکھ پاکر صبر کریں اور آرام پہنچائیں حضور نے اشتہار واجب الاظہار میں فرمایا :۔

"سو اے دوستو اس اصول کو محکم پکڑو ہر ایک قوم کے ساتھ نرمی سے پیش آؤ۔ نرمی سے عقل بڑھتی ہے اور بردباری سے گہرے خیالات پیدا ہوتے ہیں۔ اور جو شخص یہ طریق اختیار نہ کرے وہ ہم میں سے نہیں ہے اگر کوئی ہماری جماعت میں سے مخالفوں کی گالیوں اور سخت گوئی پر صبر نہ کر سکے تو اسکا اختیار ہے کہ عدالت کی رو سے چارہ جوئی کرے مگر یہ مناسب نہیں ہے کہ سختی کے مقابل سختی کرکے کسی مفسدہ کو پیدا کریں یہ تو وہ وصیت ہے جو ہم نے اپنی جماعت کو کر دی اور ہم ایسے شخص سے بیزار ہیں اور اس کو اپنی جماعت سے خارج کرتے ہیں جو اس پر عمل نہ کرے۔"

(اشتہار واجب الاظہار مجموعہ اشتہارات جلد ۳ صفحہ ۲۹۴)

بیعت کے الفاظ ایک ایسی چیز ہیں جو اُس وقت تک قائم رہینگے جب تک کہ احمدیت قائم رہے گی اور ہمارا ایمان ہے کہ احمدیت قیامت تک قائم رہیگی انشاء اللہ۔

بیعت میں ایک شق یہ ہے۔

"کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہیں دے گا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے۔"

یہ الفاظ قیامت تک قائم رہینگے اور ان کے مطابق قیامت تک ہر احمدی کا فرض رہے گا کہ مسلمانوں کو کسی قسم کی تکلیف نہ دیں بلکہ اُن سے ہمدردی کریں۔

حضرات میں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی کے ایک ایسے پہلو کے متعلق آپ کے سامنے چند باتیں پیش کی ہیں جو اس سے پہلے نمایاں طور پر احباب کے سامنے نہیں آیا اگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کسی ایک آدھ موقع پر ضرورت حقہ کے مطابق کوئی سخت الفاظ استعمال کئے ہیں تو اس کا ہرگز یہ مطلب نہیں کہ حضور نے اپنے مخالفین سے خطاب میں سختی برتی ہے سینکڑوں مقامات میں سے میں نے صرف چند ایک ایسی عبارتیں آپ کے سامنے پیش کی ہیں جہاں حضور نے انتہائی مخالفت کے باوجود اپنے مخالفین کے لئے عزت کے القاب استعمال کئے ہیں اور انکی ایذاء رسانی کے باوجود ان سے ہمدردی کا اظہار فرمایا ہے بلکہ ہمارا بھی یہ فرض قرار دیا ہے کہ ہم گالیاں سنیں اور دعائیں دیں دکھ اٹھائیں اور آرام دیں۔ اور مسلمانوں کو کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دیں نہ زبان سے۔ نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے۔

حضور نے مسلمانوں پر یہ بڑا احسان فرمایا ہے کہ تا قیامت وہ اس کا بدلہ نہ چکا سکیں گے کاش وہ حضور کی زندگی کے اس پہلو پر غور فرمائیں اور اس کا سبق حاصل کریں۔ آخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

ہمدردانہ مشورہ — کامیاب علاج

تبخیر معدہ۔ پرانی خارش و چنبل۔ بواسیر۔ دائمی نزلہ و زکام

دیگر مردانہ و زنانہ خاص امراض

ناصر دواخانہ۔ گولبازار۔ ربوہ فون نمبر ۴۳

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

:(۲):

مسل نمبر ۲۱۸۸۷

میں قریشی فائز محی الدین ولد قریشی فیروز محی الدین صاحب قوم قریشی پیشہ ملازمت عمر ۲۷ سال پیدائشی احمدی ساکن لیگوس نائیجیریا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۴/۹/۷۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں میرا گذارہ ماہوار آمد ہے جو اس وقت -/۲۵۰ نائرہ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔ العبد:۔ قریشی فائز محی الدین پوسٹ بکس نمبر ۴۱۸ لیگوس نائیجیریا۔ گواہ شد:۔ منصور احمد خان احمدیہ مسلم مشن پی۔او۔ بکس نمبر ۴۱۸ لیگوس۔ نائیجیریا گواہ شد:۔ منیر احمد فضل پوسٹ بکس نمبر ۴۱۸ لیگوس۔ نائیجیریا۔

مسل نمبر ۲۱۸۸۸

میں ہاجرہ بیگم زوجہ چوہدری عبد الخالق صاحب قوم کمبوہ پیشہ خانہ داری عمر ۷۰ سال بیعت ۱۹۳۴ء ساکن شیخوپورہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۴/۵/۷۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱۔ زیور وزنی ۱/۲ تولہ مالیتی -/۳۰۰ روپے

۲۔ حق مہر وصول شدہ -/۳۳ "

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائیگی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامۃ:۔ ہاجرہ بیگم زوجہ چوہدری عبد الخالق صاحب محلہ مسلم گنج شیخوپورہ شہر۔ گواہ شد:۔ عبد الرشید قائد مجلس خدام الاحمدیہ شیخوپورہ شہر۔ گواہ شد:۔ محمد اسحق صوفی مربی سلسلہ ضلع شیخوپورہ۔

مسل نمبر ۲۱۸۸۹

میں محمد اسحق صوفی ولد خان محمد دین صاحب قوم پٹھان پیشہ دوکانداری عمر ۵۰ سال پیدائشی احمدی ساکن بھڈال ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۳/۵/۷۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ (۱) زرعی اراضی واقع ڈیریانوالہ رقبہ ایک بیگھ مالیتی -/۲۰۰۰ روپے (۲) زمین سکنی رقبہ دو مرلہ مالیتی -/۲۰۰ روپے۔

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ -/۸۰ روپے ماہوار آمد بصورت دوکانداری و پنشن ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد:۔ محمد اسحاق ڈیریانوالہ حال بھڈال۔ ڈاکخانہ چنوں موم ضلع سیالکوٹ۔
گواہ شد:۔ محمد اشفاق ولد محمد اسحاق صاحب (پسر موصی) بھڈال ضلع سیالکوٹ۔
گواہ شد:۔ چراغ دین سیکرٹری مال بھڈال ضلع سیالکوٹ۔

مسل نمبر ۲۱۸۹۰

میں طارق محمود ولد عبد الوہاب صاحب مرحوم قوم صدیقی پیشہ طالب علم عمر ۱۹ سال پیدائشی احمدی ساکن کراچی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۰/۱۰/۷۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں میری ماہوار آمد بصورت جیب خرچ اسوقت دس روپیہ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔ العبد:۔ طارق محمود 55/4 ۔ C گلشن اقبال۔ کراچی نمبر ۳۲
گواہ شد:۔ مبارک احمد شاد سیکرٹری وصایا کراچی
گواہ شد:۔ محمد مسعود احمد سیکرٹری وقف جدید دستگیر سوسائٹی کراچی۔ (باقی)

اعلان گمشدگی

میرا ایم۔اے کا رزلٹ کارڈ (جو کہ سرخ رنگ کا ہے) ۱۰ فروری کو ساڑھے تین بجے کے قریب تعلیم الاسلام ہائی سکول سے دار الرحمت وسطی آتے ہوئے راستہ میں کہیں گر گیا ہے۔ اگر کسی دوست کو ملے تو خاکسار کو پہنچا کر ممنون فرمائیں۔ شکریہ

خاکسار محمد رفیق چوہدری ایم۔اے۔ بی۔ایڈ۔ ٹیچر تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ

درخواستِ دعا

میرے بھائی مکرمی چوہدری مسعود احمد صاحب ظفر کو ایک حادثہ کے نتیجہ میں دماغ میں چوٹیں آئی ہیں، جبڑے کی ہڈی بھی ٹوٹ گئی ہے۔ جس کی وجہ سے بڑی تکلیف ہے منہ نہیں کھلتا۔ نیز میرے خسر قریشی ضیاء الدین صاحب ایڈووکیٹ لاہور جو آجکل میرے پاس ہیں بیمار ہیں۔ احباب ہر دو مریضوں کے لئے دردِ دل سے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ انہیں مکمل شفایاب کرے۔ آمین

(مسعودہ شاہدہ اہلیہ قریشی خلیل احمد صاحب دار الصدر غربی۔ ربوہ)

ماہنامہ تحریکِ جدید

فروری ۱۹۷۵ء کا پرچہ حوالہ ڈاک کیا جا چکا ہے۔ امید ہے کہ تمام خریداروں کو مل چکا ہوگا۔ اگر کسی دوست کو پرچہ نہ ملے تو فوری طور پر اطلاع دیں۔ تاکہ پرچہ دوبارہ ارسال کردیا جائے۔

جن دوستوں کا چندہ ختم ہوگیا ہے۔ انہیں ادائیگی کے لئے یاددہانی کرادی گئی ہے اور کچھ دوستوں کو پرچہ بذریعہ وی پی بھجوادیا گیا ہے۔ احباب ہم سے تعاون فرمائیں اور واجب الادا چندہ ادا کرکے اس کی تجدید کرالیں۔ پرچہ کا سالانہ چندہ صرف پانچ روپے ہے۔

بیرونی ممالک کے قارئین کا پرچہ بھی ہر ماہ اہتمام کے ساتھ پوسٹ کیا جاتا ہے اگر کسی دوست کو نہ ملے تو فوری اطلاع کے لئے ہم ممنون ہوں گے۔

مینیجنگ ایڈیٹر ماہنامہ تحریک جدید۔ ربوہ

شکریہ احباب

میرا جواں سال بچہ عزیزم شاہد احمد خان جو نیک سیرت اور مخلص احمدی تھا۔ ۲۴ دسمبر ۱۹۷۴ء کو ایک ہوٹل میں بعض شرپسندوں نے قاتلانہ حملہ کرکے قتل کردیا۔ جماعت کے بہت سے احباب کی طرف سے تعزیتی خطوط اور تاریں موصول ہوئیں۔ جو میرے لئے صبر و سکون کا باعث بنیں۔ میں ابھی تک اس صدمہ کی وجہ سے ان محسنوں کا شکریہ ادا نہیں کرسکا۔ یہ چند سطور بطور شکریہ تحریر ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ان کو جزائے خیر دے اور ہمیں اس صدمہ کو برداشت کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور مقدمہ کی الجھنوں سے محفوظ رکھے۔ اس صدمہ کی وجہ سے مرحوم کی بہن دماغی توازن کھو بیٹھی ہے۔ اس کی صحت کے لئے بھی دعا کی عاجزانہ درخواست ہے۔

(ملک منیر احمد کراچی)

پتہ درکار ہے!

محترمہ سرمدی صاحبہ زوجہ محمد عبد اللہ صاحب قوم قریشی وصیت نمبر ۱۱۵۷۵ نے محمد آباد سندھ سے ۱۹۴۸ء میں وصیت کی تھی۔ موصیہ لاہور میں بھی رہی ہیں۔ اگر کسی صاحب کو انکے موجودہ پتہ کا علم ہو تو دفتر ہذا کو اطلاع دیں۔ یا اگر وہ خود یہ اعلان پڑھیں تو دفتر سے رابطہ قائم کریں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدیہ میڈیکل سنٹر بریکامہ ٹاؤن (گیمبیا) کی مقبولیت

حضور ایدہ اللہ کی خدمت میں ڈاکٹر الحاج محمد خان صاحب آف عدن کا مکتوب

محترم ڈاکٹر الحاج محمد خان صاحب آف عدن ۱۵؍اپریل ۱۹۷۴ء سے مجلس نصرت جہاں کی طرف سے احمدیہ میڈیکل سنٹر بریکامہ ٹاؤن یا جول گیمبیا میں بطور واقف ڈاکٹر خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔ آپ اپنی ایک تازہ رپورٹ میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمتِ اقدس میں تحریر فرماتے ہیں:-

"پیارے آقا! سالِ نو آیا۔ میرے لئے نوروز دوہری خوشی کا باعث ہوتا ہے کیونکہ میری تاریخ پیدائش یکم جنوری ۱۹۰۷ء کی ہے۔ پچھلے سال پر نگاہ ڈالی تو اپنے اُوپر اللہ تعالیٰ کے بے شمار فضل دیکھے۔ اپنی طرف نگاہ کی تو اپنی کمزوریوں اور کوتاہیوں کی وجہ سے دل پانی پانی ہو گیا۔ حقیر و ناچیز بندہ کی دوڑ اپنے رب اعلیٰ تک ہی ہو سکتی ہے۔ دو نفل پڑھے۔ اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا۔ مغفرت مانگی اور جس مقصد کے لئے حضور نے مجھے اِس ملک میں بھجوایا ہے اس کے احسن طور پر سرانجام دینے کے لئے دعائیں مانگیں۔ میرے اس میڈیکل سنٹر کو مرجع خاص و عام بنانے کے لئے اللہ تعالیٰ کے حضور دعا کی اور یہ کہ میرا مولیٰ میرے ہاتھ میں شفا ڈال دے اور خلقِ خدا کی بہت بہت خدمت کرنے کی توفیق بخشے۔ آمین

پیارے آقا! پیارے اللہ نے اپنے فضل کرنے میں دیر نہیں لگائی۔ ۵؍جنوری کو جناب پریذیڈنٹ گیمبیا کے برادر اکبر اور دوطن یعنی پریذیڈنٹ صاحب کی والدہ مکرمہ اور ہمشیرہ کو لے کر میرے میڈیکل سنٹر میں علاج کے لئے تشریف لائے اور اسی طرح خاندان پریذیڈنٹ کے تین اور افراد اب زیرِ علاج ہیں نہایت تندہی سے ان کا علاج کر رہا ہوں۔ جناب پریذیڈنٹ صاحب دورہ پر مالی جا رہے تھے۔ ان کی ہمشیرہ نے ان کو میرے متعلق بتایا خوش ہوئے اور فرمایا کہ واپسی پر ملاقات کریں گے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اس خدمت کے بہترین نتائج پیدا کرے۔ آمین

پیارے آقا! شافی تو اللہ تعالیٰ کی ہی ذات ہے۔ ہر مریض کا علاج کرتے وقت اس ذات پاک سے اس مریض کے لئے دعا کرنا میرا معمول ہے۔ دوسرے دن ہر مریض سے اس کا حال پوچھتا ہوں تو جواب ملتا ہے "فِنیاٹا" یعنی بہت بہتر ہے۔ اس لفظ "فنیاٹا" سے میرا دل باغ باغ ہو جاتا ہے کہ محض اس ذات پاک کی کرم ہی ہے۔ پیارے آقا! مجھے یقین ہے کہ یہ حضور کی دعاؤں کے نتیجے میں اس ناچیز پر اللہ تعالیٰ کے فضل نازل ہوئے ہیں۔ اسی لئے حضور سے مزید دعاؤں کے لئے عاجزانہ گزارش ہے۔"

(مرسلہ سیکرٹری مجلس نصرت جہاں ربوہ)

یوم مصلح موعود

جماعتِ احمدیہ ہر سال یوم مصلح موعود مناتی ہے امسال فیصلہ کیا گیا ہے کہ تمام جماعتیں ۲۰؍فروری ۱۹۷۵ء بروز جمعرات اپنے ہاں جلسہ منعقد کریں۔ جلسے اس دن کے شایانِ شان منعقد ہوں اور نظارت اصلاح و ارشاد کو رپورٹیں ارسال کی جائیں۔

جن جماعتوں کے لئے ۲۰؍فروری کو جلسہ کرنا مشکل ہو وہ ۲۳؍فروری بروز اتوار جلسہ کریں۔

(ناظر اصلاح و ارشاد۔ ربوہ)

اعلان مطالعہ کتب

ماہ فروری کے مطالعہ کے لئے کتاب "احمدی و غیر احمدی میں فرق" مقرر کی گئی ہے۔ خدام اس کا مطالعہ کریں۔ کتاب دفتر خدام الاحمدیہ مرکزیہ سے مل سکتی ہے۔

مہتمم تعلیم
مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

جامعہ احمدیہ ہال میں منعقد ہونیوالے سیمینار (مغربی افریقہ) کا مفصّل پروگرام

پہلا دن ۱۷؍فروری (پیر)

پہلا مقالہ	مغربی افریقہ کا جغرافیہ	مکرم میر غلام احمد صاحب نسیم
دوسرا مقالہ	مغربی افریقہ کی قدیم تاریخ	〃 سعود احمد خان صاحب
تیسرا مقالہ	مغربی افریقہ میں اسلام کی تاریخ	〃 لبشارت احمد صاحب بشیر

دوسرا دن ۱۸؍فروری (منگل)

پہلا مقالہ	مغربی افریقہ میں عیسائیت کا عروج و زوال	مکرم صوفی محمد اسحٰق صاحب
دوسرا مقالہ	مغربی افریقہ میں جماعتِ احمدیہ کی مساعی	〃 عبداللطیف صاحب پریمی
تیسرا مقالہ	مغربی افریقہ کی سیاسی بیداری	〃 سعود احمد خان صاحب
چوتھا مقالہ	نصرت جہاں سکیم کی ابتداء	〃 مولانا محمد شریف صاحب

تیسرا دن ۱۹؍فروری (بدھ)

پہلا مقالہ	حضور ایدہ اللہ کا دورہ مغربی افریقہ (ماسوائے لائبیریا)	مکرم قریشی محمد افضل صاحب
دوسرا مقالہ	〃 〃 〃 (صرف لائبیریا)	〃 امین اللہ خان صاحب سالک
تیسرا مقالہ	مغربی افریقہ کا روشن مستقبل	〃 چوہدری محمد شریف صاحب
چوتھا مقالہ	مغربی افریقہ کا موجودہ عالمی سیاست میں مقام	〃 نور محمد صاحب نسیم سیفی

نوٹ:- یہ پروگرام روزانہ شام چار بجے شروع ہوا کرے گا۔ احباب سے شمولیت کی درخواست ہے۔

(الامین للجمعیۃ العلمیۃ بالجامعۃ الاحمدیۃ)

درخواستِ دعا

(۱) میری اہلیہ صاحبہ (ہمشیرہ مولوی فضل الٰہی صاحب انوری مبلغ جرمنی) دو تین ماہ سے پیٹ میں تکلیف کی وجہ سے بیمار ہیں۔ اِن دنوں تکلیف بہت بڑھ گئی ہے۔ یہاں پر کوئی خاص علاج بھی میسّر نہیں اور بیماری کی حالت میں سفر کرنا محال ہے۔

احبابِ کرام کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

(راجہ بشیر الدین احمد جنجوعہ مڈھ رانجھا ضلع سرگودھا)

(۲) خاکسار کی والدہ محترمہ کافی عرصہ سے بیمار ہیں۔ احبابِ جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

(عبدالرشید تبسم واحد منزل دارالنصر شرقی۔ ربوہ)

باورچی کی خدمات سے فائدہ اٹھائیے

اگر کسی دوست کو پاکستانی کھانا پکانے والے تجربہ کار باورچی کی ضرورت ہو تو وہ چوہدری عبدالسلام اختر غلہ منڈی ربوہ سے رابطہ پیدا کریں۔

نوٹ ۲۶۸

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴